

دوزخ کے کُتّے

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

یہ مضمون ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 125 تا 146 سے لیا گیا ہے۔

دوزخ کے کتّے

دُعائے عطّار

یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ''دوزخ کے کُتّے'' پڑھ یا سُن لے اُسے جہنّم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اٰمین بجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

درودشریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت **شہدا** کے ساتھ رکھے گا۔

(مُعْجَمُ اَوْسَط ج٥ ص٢٥٢ حدیث ٧٣٥ ٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو اپنے لئے پسند کرے وُہی دوسرے کیلئے رکھے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اُس کا ذِکر اُسی طرح کرو جس طرح اپنی غیر موجودگی میں تم اپنا ذِکر ہونا پسند کرتے ہو۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص١٩٢)

فُلاں نے میری غیبت کی یہ جان کر غصّہ نہ ہوں

حضرتِ سیِّدُنا شَیخ عبدُالوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنی **غیبت** کرنے والے پر مُشتَعِل (یعنی غصّے) ہونا مناسِب نہیں اُس سے تو تمہیں مَحبَّت کرنی چاہئے کہ اس کے **غیبت** کرنے کی وجہ سے تمہیں ثواب حاصل ہو رہا ہے! اگرچِہ اُس نے اِس بات کا قَصد (یعنی اِرادہ) نہیں کیا۔ مزید فرماتے ہیں: جو شخص اُس آدمی پر غصّہ کرے جس

کی نیکیاں اپنے ہاتھ آ رہی ہیں وہ بے وُقُوف ہے البتّہ کسی شَرْعی وجہ سے غَضَب ناک ہونا صحیح ہے۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن ص۱۹۳)

غیبت کرنے والے کو سمجھانے کا ایک نیا انداز

سُبحٰنَ اللہ ! حضرتِ سیِّدُنا شَیخ عبدُ الوہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشادِ گرامی سے ہمیں یہ بھی دَرْس مل رہا ہے کہ اگر **غیبت** کرنے والے کے ساتھ جوابی کاروائی کی گئی تو نفرت کی دیوار مزید مضبوط ہو جائے گی ،فساد بڑھے گا اور اگر اُس کو مَحبَّت سے سمجھانے کی کوشش کی گئی تو اِنْ شَآءَاللہ وہ **غیبت** ہی سے باز آ جائے گا عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ الْمدینہ کے رسالے **''ناچاقیوں کا علاج''** صَفْحَہ 22 تا 23 پر ہے: یہ اُصول یاد رکھئے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمائیے اِنْ شَآءَاللہ اس کے مُثْبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجا ضرور ٹھنڈا ہوگا۔ وَاللہِ الْمُجِیب! وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ظُلم کرنے والے کو مُعاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضِمن میں پارہ 24 سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجدَہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

چشمِ کرم ہو ایسی کہ مٹ جائے ہر خطا

کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطاں کرا سکے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۴۱۲)

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

اللّٰہ جبّار کی خُفیہ تدبیر کا شِکار

حضرتِ سیِّدُنا بَکرمُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وَکیل بنا ہوا ہے (یعنی سب کی پولیں کھولتا اور غیبتیں کرتا پھرتا ہے) تو جان لو کہ وہ **اللّٰہ** پاک کا دشمن ہے اور **اللّٰہُ** جبّار کی **خُفیہ تدبیر** کا شِکار ہے۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)

سامنے کچھ پیچھے کچھ

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان لوگوں پر تَعَجُّب ہے جو پیچھے سے تو اسلامی بھائیوں کی **غیبت** کر کے اُن کی عزّت کی دھجّیاں اُڑاتے ہیں مگر جب سامنے آتے ہیں تو خوب مَحَبَّت کا اظہار کرتے اور ان کی تعریف شُروع کر دیتے ہیں۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)

نِفاق سے نفرت

جب حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تارِکُ الدُّنیا (یعنی گوشہ نشین) ہو گئے تو حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حاضِرِ خدمت ہو کر کہا: تارِکُ الدُّنیا ہونے سے مخلوق آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فُیُوض و بَرَکات سے محروم ہو گئی ہے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے جواب میں مُندَرَجَۂ ذَیل دو شعر پڑھے ۔

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذِهَابَ اَمْسِ الذَّاهِبِ   وَالنَّاسُ بَيْنَ مُخَايِلٍ وَّ مَآرِبِ

يُفْشُوْنَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا   وَ قُلُوْبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبِ

یعنی وفا کسی جانے والے کل کی طرح چلی گئی اور لوگ اپنے خیالات میں غرق ہو کر رہ گئے۔ لوگ یوں تو ایک دوسرے کے ساتھ اظہارِ مَحَبَّت و وَفا کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایک دوسرے کے بُغض و کینے کے بچھوؤں سے لبریز ہیں! (تذکرۃُ الْاَولیا ص۲۲)

آج کل نفاق کا انداز!

اے عاشِقانِ اَولیا! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کی مُنافقت والی رَوِش سے تنگ آ کر خَلْوَت (تنہائی) میں تشریف فرما ہو گئے۔ اس پاکیزہ دور میں بھی یہ صورتِ حال ہونے لگی تھی تو اب تو جو حال بے حال ہے اُس کا کس سے شکوہ کیجئے۔ آہ! آج کل تو اکثر لوگوں کا حال ہی عجیب ہو گیا ہے جب باہم ملتے ہیں تو ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تعظیم کے ساتھ پیش آتے اور خوب حال اَحوال پوچھتے ہیں، ہر طرح کی خاطر داری اور خوب مہمان داری کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی بوتل پلا کر نہال کرتے ہیں تو کبھی چائے پلا کر، پان گٹکے سے منہ لال کرتے ہیں۔ بظاہر ہنس ہنس کر خوش کلامی و قیل و قال کرتے ہیں مگر اپنے دل میں اُس کے بارے میں بُغض و ملال رکھتے ہیں، اِسی لئے تو ملنے والے جُوں ہی جدا ہوتے ہیں ان کی غیبتیں شروع کر دیتے ہیں، ان کے عُیوب بیان کر کے ہنستے ہیں کہ فُلاں شخص ایسا ہے فُلاں ویسا ہے فُلاں شخص کو کیا ہو گیا ہے ہمیشہ بن ٹھن کر پھرتا ہے اور فُلاں شخص کی چال کیسی عجیب ہے کہ دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور فُلاں شخص کتنا بے حیا ہے کہ اس کی باتوں کو بیان کرنے ہی سے ہم کو شَرم آتی ہے اور فُلاں شخص مغرور معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے باتیں بَہُت کم کرتا ہے اور فُلاں شخص بے وُقوف ہے لوگوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں رکھتا اور فُلاں شخص عجیب مسخرہ ہے کہ گویا ہیجڑا ہو! فُلاں بَہُت شرارتی ہے، فُلاں میرے پیسے کھا گیا ہے، ارے وہ تو پکّا 420 ہے۔

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطفٰے فرمائیے
ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یا مصطفٰے فرمائیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گُناہ پر شرمندہ کرنے کا انجام

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16(312 صَفْحات) صَفْحہ 173 پر ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو ایسے گُناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چُکا ہے، تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گُناہ میں مُبتَلا ہو جائے گا۔ (سُنَنِ تِرمذی ج٤ ص٢٢٦ حدیث ٢٥١٣)

تائب کو شرمندہ کیا تو خود گناہ میں پھنس گیا

اے عاشِقانِ رسول! معلوم ہوا جب کوئی مسلمان کسی گُناہ سے توبہ کر لے تو اب اُس گُناہ کے بارے میں اُس کو شرمندہ نہیں کرنا چاہیے اِس ضِمن میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالوہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عَقْلمند کو چاہیے کہ کسی کو اس کے اُس گناہ کی وجہ سے عار (یعنی شرم) نہ دلائے (جس سے وہ توبہ کر چکا ہو) کیونکہ میں نے ایک بار کسی کو (توبہ کے باوُجود) اُس کے گُناہ کے سَبَب عار دِلائی (یعنی شرمندہ کیا) تو بیس سال کے بعد میں خود اُس میں مُبتَلا ہو گیا۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص١٩٧)

درخت لگا رہا ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے جا بَک بَک کی عادت آدمی کو نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چَبواتی ہے، خوب غیبتیں کرواتی اور چغلیاں کھلواتی ہے، آدمی چپ رہے اِسی میں عافیت ہے اور بولنا ہے تو اچّھا بولے، ذِکْرُاللہ کرے دیکھئے! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ کو زبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سُنئے اور جھومئے چُنانچہ ''سُنَنِ ابنِ ماجہ'' کی روایت میں ہے: (ایک بار) مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ کو مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِسْتِفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پڑھنے سے

ہر کلمہ کے عِوض (عِ ۔ وَض ۔ یعنی بدلے) **جنّت** میں ایک دَرَخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَنِ اِبن ماجه ج ٤ ص ٢٥٢ حديث ٣٨٠٧)

جنّت میں چار دَرَخت لگیں گے

اے عاشِقانِ رسول! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللهِ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿3﴾ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ ﴿4﴾ اَللهُ اَكْبَرُ یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنّت میں **چار دَرَخت** لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلًا اگر سُبْحٰنَ اللهِ کہا تو ایک دَرَخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جائیے اور جنّت میں خوب خوب **دَرَخت** لگواتے جائیے۔

عُمر را ضائِع مَکُن در گفتگو ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو کُن ذکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عُمرِ عزیز ضائع مت کر، ذِکرُ اللّٰہ کر، ذِکرُ اللّٰہ کر، ذِکرُ اللّٰہ کر)

80 برس کے گناہ معاف

اِسی طرح زَبان کا ایک اچّھا استِعمال یہ بھی ہے کہ **دُرُود وسلام** پڑھتے رہیے اور گُناہ بخشواتے رہیے جیسا کہ **دُرِّ مُختار** میں ہے: جو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قَبول ہو جائے تو **اللہ** پاک اس کے اَسّی (80) برس کے گُناہ مٹا دے گا۔

(دُرِّمُختار ج ٢ ص ٢٨٤)

بِسمِ اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ زَبان کا غَلط استِعمال کرتے ہوئے اِس طرح کہہ دیتے ہیں: "بِسمِ اللّٰہ کیجئے!" "آ ؤ جی بِسمِ اللّٰہ!" "میں نے بِسمِ اللّٰہ کر ڈالی" تاجِر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں اُس کو عُمُوماً "بَونی" کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی "بِسمِ اللّٰہ" کہتے ہیں، مَثَلًا "میری تو آج ابھی تک بِسمِ اللّٰہ ہی نہیں ہوئی!" جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وَقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے

کہتا ہے: آیئے! آپ بھی کھا لیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ''بِسْمِ اللّٰہ'' یا اس طرح کہتے ہیں: ''بِسْمِ اللّٰہ کیجئے!'' **مکتبۃ المدینہ** کی کتاب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 صَفْحہ 22 پر ہے کہ اِس موقع پر اِس طرح **بِسْمِ اللّٰہ** کہنے کو عُلَما نے بَہُت **سَخْت ممنوع** قرار دیا ہے۔ (بہارِ شریعت) ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھا لیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً **بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ** یعنی **اللّٰہ** پاک ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زبان میں کہہ دیجئے: **اللّٰہ** پاک بَرَکت دے۔

بِسْمِ اللّٰہ کہنا کب کُفر ہے؟

حرام و ناجائز کام سے قبل بِسْمِ اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرامِ قَطْعی کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا کُفر ہے چُنانچہ ''فتاوٰی عالمگیری'' میں ہے: **شراب پیتے وَقْت، زِنا کرتے وَقْت یا جُوا کھیلتے وَقْت بِسْمِ اللّٰہ کہنا کُفْر ہے۔**

(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

کب ذِکْرُ اللّٰہ کرنا گناہ ہے!

یاد رکھئے! زبان سے ذِکر و دُرُود باعِثِ اَجْر و ثواب بھی ہے اور بعض صورَتوں میں ممنوع بھی مَثَلاً ''مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 533 پر ہے: گاہک کو سَودا دکھاتے وَقْت تاجر کا اِس غَرَض سے **دُرُود شریف** پڑھنا یا سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدَگی خریدار پر ظاہر کرے **ناجائز** ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیّت سے **دُرُود شریف** پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں **ناجائز** ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۲۸۱)

استقبال کیلئے اللّٰہ اللّٰہ کی صدائیں بلند کرنا

اے عاشِقانِ رسول! مذکورہ جُزیئے کے پیشِ نظر میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ) اکثر اسلامی بھائیوں کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ میری آمد پر ''**اللّٰہ اللّٰہ**'' کی صدائیں بُلند نہ کیا کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذِکْرُ اللّٰہ نہیں اِستِقبال مقصود ہوتا ہے۔

جو ہے غافل ترے ذِکر سے ذوالجلال　　اُس کی غفلت ہے اُس پر وَبال و نَکال[1]

قعرِ غفلت[2] سے ہم کو خدایا نِکال　　ہم ہوں ذاکر[3] ترے اور مذکور[4] تُو

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ　　(سامانِ بخشش ص ۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اپنی نیکیاں تمہیں کیوں دوں؟!

ایک شَخْص نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: مجھے خبر ملی ہے آپ میری **غیبت** کرتے ہیں! فرمایا: میرے نزدیک تمہاری اَھمِیَّت اتنی زیادہ بھی نہیں کہ میں اپنی نیکیاں تمہارے حوالے کردوں۔ (احیاءُ العُلوم ج۳ ص ۱۸۳)

غیبت گویا نیکیاں پھینکنے کی مشین ہے!

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غیبت** کرنے والے کی مثال اُس شخص جیسی ہے جو مِنجَنیق (یعنی پتّھر پھینکنے کی ہاتھ سے چلائی جانے والی پُرانے دور کی مشین) کے ذَرِیعے اپنی نیکیوں کو مشرِق و مغرِب ہر طرف پھینکتا ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۱۹۳)

کبھی غیبت نہیں کی!

حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ارشاد ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شَیخ ابوعاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب سے عَقْل (یعنی سمجھ) آئی ہے کہ **غیبت** حرام ہے میں نے کبھی بھی **غیبت** نہیں کی۔ (تہذِیبُ الْاَسماء وَاللُّغات لِلنَّوَوی ج۲ ص ۵۲۹)

مدینہ

[1] دُکھ۔عذاب۔ [2] غفلت کا گڑھا۔ [3] ذِکر کرنے والا [4] ذِکر کیا گیا

جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"مِنہاجُ الْعابِدین"** میں فرماتے ہیں: زبان کی حفاظت سے نیک اعمال محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ جو شخص زبان کا دھیان نہیں رکھتا، ہر وَقْت بولتا ہی رہتا ہے، وہ عُمُوماً لوگوں کی **غیبت** میں مُبتَلا ہوجاتا ہے۔(مِنْہاجُ الْعابِدِین ص ٦٥) مشہور مُحاورہ ہے: **مَنْ کَثُرَ لَغَطُہٗ کَثُرَ سَقَطُہٗ** یعنی جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غَلَطیاں کرتا ہے۔

دیوانے ہوجاؤ!

اے عاشِقانِ رسول! اگر لب کھولنا اور منہ سے بولنا ہی ہے تو تلاوت کیجئے، نعت شریف پڑھئے، خوب خوب ذِکْرِ الٰہی کیجئے۔ **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم:

﴿1﴾ اِس کثرت کے ساتھ ذِکْرُ اللہ کیا کرو کہ لوگ **دیوانہ** کہنے لگیں۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج۲ ص۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲)

﴿2﴾ **اللہ** پاک کا اتنی کثرت سے ذِکْر کرو کہ مُنافقین تمہیں **ریا کار** کہنے لگیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۱۲ ص۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶)

جنّت کے محلّات حاصل کرنے کا نسخہ

زبان کے عُمدہ استِعمال کیلئے ایک ایمان افروز روایت سُنئے اور جھومئے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **سعید بِن مُسَیَّب** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ **ہم** گناہ گاروں کو اپنے رب سے جنّت دلوانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم **کا فرمانِ** جنّت نِشان ہے: جس نے **قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ** (پوری سورت) کو 10 بار پڑھا **اللہ** پاک اس کے لئے **جنّت میں مَحَل** بناتا ہے جس نے 20 بار پڑھا اس کے لئے **دو مَحَل** بناتا ہے جس نے 30 بار پڑھا اس کے لئے **تین مَحَل** بناتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم! اُس وَقْت ہمارے بہُت سے مَحَلّات ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک کا فَضْل اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ (سُنَنِ دارمی ج۲ ص۵۵۲ حدیث ۳۴۲۹)

اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملے گی

اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو (وسائل بخشش (مرمّم) ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غیبت کی بدبُو

غیبت کرنے سے ایک مخصوص **بدبُو** نکلتی ہے۔ پہلے جب کوئی **غیبت** کرتا تھا تو **بدبُو** کے سبب سب کو معلوم ہو جاتا تھا کہ **غیبت** ہو رہی ہے! مگر اب **غیبت** کی اِس قدر کثرت ہو گئی ہے کہ ہر طرف اس کی **بدبُو** کے بھبکے اُٹھ رہے ہیں مگر ہمیں **بدبُو** نہیں آتی کیونکہ ہماری ناک اس کی **بدبُو** سے اَٹ گئی ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جب گٹر صاف کی جا رہی ہوتی ہے تو عام شخص اُس کی **بدبُو** کے باعث وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا مگر بھنگی کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا اس لئے کہ اس کی ناک اس گندگی کی بدبو سے اَٹ چکی ہوتی ہے۔ چُنانچہ **فتاوٰی رضویہ** مُخَرَّجہ جلد اوّل صَفْحہ 720 پر ہے: **جھوٹ** اور **غیبت** مَعنوی نَجاست (یعنی باطنی گندگیاں) ہیں وَلِہٰذا **جھوٹے** کے مُنہ سے ایسی **بدبُو** نکلتی ہے کہ حفاظت کے فِرِشتے اُس وقت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے اور اسی طرح ایک بدبُو کی نسبت رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے خبر دی کہ یہ اُن کے مُنہ کی سَڑاند (یعنی بدبُو) ہے جو مسلمانوں کی **غیبت** کرتے ہیں اور ہمیں جو **جھوٹ** یا **غیبت** کی بدبُو محسوس نہیں ہوتی اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُس سے مالُوف (یعنی اس کے عادی) ہو گئے ہماری ناکیں اُس سے بھری ہوئی ہیں جیسے چمڑا پکانے والوں کے مَحَلّے میں جو رہتا ہے اُسے اُس کی **بدبُو** سے ایذا نہیں ہوتی دوسرا آئے تو اُس سے ناک نہ رکھی جائے۔ مسلمان اِس نفیس فائدے (یعنی عمدہ نتیجے)

کو یاد رکھیں اور اپنے رب سے ڈریں، **جھوٹ** اور **غیبت** ترک کریں۔ کیا **مَعَاذَاللہ** مُنہ سے پاخانہ نکلنا کسی کو پسند ہوگا؟ باطِن کی ناک کُھلے تو معلوم ہو کہ **جھوٹ** اور **غیبت** میں پاخانے سے بدتر سڑاند (یعنی بدبُو) ہے۔ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب بندہ **جھوٹ** بولتا ہے، اس کی بدبو سے فِرِشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص۳۹۲ حدیث ۱۹۷۹) حضرتِ سیِّدُنا جابر بن **عبد اللہ** رضی اللہ عنہما سے راوی ہم خدمتِ اقدس حُضُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضر تھے کہ ایک بدبُو اُٹھی، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جانتے ہو کہ یہ **بدبُو** کیا ہے، یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی **غیبت** کرتے ہیں۔ (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۱۰۴ رقم ۷۰)

اللہ ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا ۔۔۔ مولیٰ ہمیں قیدی نہ جہنَّم کا بنانا

اے پیارے خدا از پئے سلطانِ زمانہ ۔۔۔ جنّت کے محلّات میں تو ہم کو بسانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ہر بال کے بدلے ایک ایک نور! مدینہ

اے **عاشِقانِ رسول!** ہمیں زبان کا دُرُست استِعمال سیکھنا چاہئے۔ ورنہ خدا کی قسم! **غیبتیں** اور تہمتیں اور مختلف گناہوں کی شامتیں آخرت میں پھنسا سکتی ہیں۔ واقِعی اگر ہم اپنی زبان کا دُرُست استعمال کریں تو وقتاً فوقتاً ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کرسکتے ہیں۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بازار میں **اللہ** پاک کا ذِکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نُور ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص۴۱۲ حدیث ۵۶۷)

دَرس دینے والوں کیلئے دُعائے عطّار

یادرہے! تِلاوتِ قراٰن، حمدوثنا، مُناجات ودُعا، دُرُودوسلام، نعت، خُطبہ، دَرس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب ''ذِکرُ اللہ'' میں شامل ہیں۔ اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ روزانہ کم سے کم 12 مِنَٹ بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دیں۔ جتنی دیر تک دَرس دیں گے اِنْ شَآءَاللہ اُتنی دیر تک کیلئے دیگر فضائل کے علاوہ اسے بازار میں ذِکرُ اللہ کرنے کا ثواب بھی حاصِل ہوگا۔ **فیضانِ سنّت** کے دَرس کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں، کاش! اسلامی بھائی مسجِد، گھر، بازار، چوک، دکان وغیرہ میں اور اسلامی بہنیں گھر میں روزانہ **دو دَرس** دینے یا سننے کا معمول بنا کر خوب خوب ثواب لوٹیں اور ساتھ ہی ساتھ اس **دُعائے عطّار** کے بھی حقدار بن جائیں: **یاربِّ مصطفٰے**! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ دو دَرس دیں یا سنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تنہا دَرس دینے کی برکت

فیضانِ سنّت کے دَرس کی مدنی بہاروں کا تو کیا ہی کہنا! لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی اپنے گھر کی چھت پر کھڑے تھے کہ ان کی نظر گلی میں کھڑے **دعوتِ اسلامی** کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی **چوک دَرس** دے رہے تھے ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے رک نہیں رہا تھا۔ وہ یوں تو دین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھے کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے، مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر انہیں ترس آ گیا، سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا تو میں ہی جا کر بیٹھ جاتا ہوں، گھر سے باہر نکلنے اور وہ **چوک دَرس** میں شریک ہوگئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! ان کا چوک دَرس میں شرکت ان کی ہدایت کا سبب بن گئی اور وہ **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں اپنے یہاں **مَدَنی اِنْعامات** کی ذمّے داری بھی ملی۔ ایک دن تو وہ تھا کہ یہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا

کرتے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب خود ان کے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

مقبولیت کا مدار قلّت و کثرت پر نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **فیضانِ سنّت** کے دَرس کی کتنی زبردست بَرَکت ہے! وہ اسلامی بھائی کیسے جذبے والے تھے کہ کوئی نہ ملا تو تنہا چوک دَرس شُروع کر دیا! اس میں سبھی کیلئے درس کے **مَدَنی پھول** ہیں اُن کا اکیلے درس دینا ایک مسلمان کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہونے کا سبب بن گیا۔ یہ بھی اندازہ لگایئے کہ تنہا درس دیتے ہوئے دیکھ کر جب ایسے شخص کو رَحْم آ گیا جو کہ ان چیزوں سے دُور بھاگتا تھا تو **اللہ** کریم تنہا یا کم تعداد میں درس دینے والوں سے کتنی مَحبَّت کرتا اور کس قدَر اُن پر رَحْم و کرم فرماتا ہوگا۔ **یاد رکھئے!** قلّت و کثرت پر مقبولیت کا دار و مدار نہیں۔ جو اسلامی بھائی بِھیڑ بھاڑ کے بغیر اور ایکو ساؤنڈ نہ ہو تو بیان یا نعت شریف پڑھنے کیلئے تیّار نہیں ہوتے ان کی ترغیب کیلئے عرض ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں صِرف اِخلاص دیکھا جاتا ہے۔ حاضِرین اور چاہنے والوں کی کثرت ہو مگر خلوص نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یقیناً جتنے بھی انبیا ہوئے سب کے سب **اللہ** پاک کے مقبول ترین بندے ہیں اور ہر ایک نے 100 فیصدی اپنی ذِمّے داری نبھائی مگر بعض **اَنْبِیاءِ کرام** علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر صِرف ایک ہی آدمی ایمان لایا چُنانچہ

صِرف ایک فرد نے تصدیق کی

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنّت کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا، اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی، بعض **اَنْبِیاءِ کرام** (علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام) وہ ہیں جن کی تصدیق اُن کی اُمّت میں سے صِرف ایک شَخص نے کی ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۲۸ حدیث۳۳۲)

950 سال میں صرف 80 آدمی ایمان لائے

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِس فرمان عالی کے **ایک معنٰی** یہ ہیں کہ جتنے زیادہ لوگوں نے مجھ پر ایمان قبول کیا اتنے لوگ کسی اور نبی پر ایمان نہیں لائے یہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ دوسرے نبی کسی خاص قوم کے نبی ہوتے تھے حُضُورِ انور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سارے جہان کے نبی ہیں نیز اور نبیوں کا زمانۂ نُبُوّت محدود تھا، حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **نُبُوّت تاقِیامت** ہے۔مزید لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے ساڑھے نوسو (950) سال تبلیغ فرمائی مگر صرف اسی (80) آدمی ایمان لائے آٹھ (8) آدمی اپنے گھر کے بہتّر (72) آدمی دوسرے، حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تئیس (23) سال تبلیغ فرمائی، دیکھ لو آج تک کیا حال ہے! (مراٰۃ ج ۸ ص ٧٠٦)

غیبت گناہِ کبیرہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح احادیثِ مُبارَکہ میں ہے کہ (۱) "**غیبت** سُود سے بڑھ کر ہے (۲) اگر اسے (یعنی غیبت کو) سمندر کے پانی میں ڈال دیا جائے تو اسے بھی بدبُودار کر دے (۳) (غیبت کرنے والے) دوزخ میں مُردار کھا رہے تھے (٤) ان (غیبت کرنے والوں) کی فَضا بدبُودار تھی (۵) انہیں (یعنی غیبت کرنے والوں کو) قَبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔" ان میں سے بعض احادیثِ مبارَکہ ہی اس کے **کبیرہ** ہونے کے لئے کافی ہیں، پس جب یہ ساری جمع ہو جائیں تو پھر **غیبت** کیونکر **کبیرہ گناہ** نہ کہلائے گی؟ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۲ ص ۲۸)

عالِم کے بارے میں احتیاط کی حکایت

حضرتِ شَیخ افضلُ الدّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے جب کسی عالِمِ دین کے مَقام کے بارے میں پوچھا جاتا تو (غیبت میں جا پڑنے کے خوف سے) فرماتے: میرے علاوہ کسی اور سے پُوچھو میں تو لوگوں کو کمال اور بہتری ہی کی نگاہ سے دیکھتا (اور ہر ایک

کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لیتا) ہوں، میرے پاس کَشف نہیں جس کے ذَرِیعے ان کے اُن مقامات کی معلومات کرسکوں جو ربِّ کائنات کے یہاں ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے: اَلظَّنُّ اَکْذَبُ الْحَدِیْث۔[1] ترجمہ: بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ (تنبیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۳)

اچھا گمان عبادت ہے

اے عاشِقانِ رسول! آج کل بدگمانی کا مرض عام ہے۔ مسلمان کے بارے میں اچھا گُمان کر کے ثواب کمانا چاہئے چُنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حُسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص٣٨٨ حدیث ٤٩٩٣) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے مختلف مطالِب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھّی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص٦٢١)

عالِم کی غیبت کرنے والا رحمت سے مایوس

افسوس! آج کل مَعَاذَاللہ عُلَما کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے۔ لہٰذا شیطان کسی عالِمِ دین کی غیبت پر اُبھارے تو حضرتِ سیِّدُنا ابوحَفْص کبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِس ارشاد کو یاد کر کے خود کو ڈرایئے: جس نے کسی فقیہ (عالِم) کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چِہرے پر لکھا ہوگا: "**یہ اللہ پاک کی رَحْمت سے مایوس ہے۔**" (مُکاشَفَةُ الْقُلوب ص ٧١)

دوزخ کے کُتّے کاٹیں گے

غیبت عُلَما کی ہو یا عوام کی، غیبت پھر غیبت ہی ہے، **خدا کی قسم!** اِس کا عذاب نہ سہا جاسکے گا چُنانچہ **ایک بار** مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا

[1] صَحیح بُخاری ج٤ ص١١٧ حدیث ٦٠٦٦

مُعاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں کی غیبت نہ کرو ورنہ **دوزخ کے کُتّے** تمہیں کاٹیں گے۔

(تفسیر دُرّ مَنثور ج۷ ص۵۷۲، مِنْہاجُ الْعابِدِین ص۶۶)

رات کے سنّاٹے میں کُتّا حملہ آور ہو تو

اے **عاشِقانِ رسول!** مذکورہ روایت کو بار بار پڑھئے اور تصوُّر کیجئے کہ رات کا سنّاٹا ہو، کُتّا بھونکتا ہوا پیچھے آ رہا ہو اور آپ اُس سے بچنے کیلئے تدبیریں کر رہے ہوں کہ یکایک جھپٹ کر آپ کے کُرتے کا دامن اپنے مُنہ سے پکڑ لے! اُس وقت آپ کی حالت کیا ہوگی! اب غور کیجئے کسی مسلمان کی **غیبت** کر دی اور مرنے کے بعد اگر سزاءً **جہنَّم کے کُتّے** نے کُرتے کے دامن کو نہیں بدن کو اور وہ بھی پکڑا ہی نہیں کاٹنا شُروع کر دیا تو اُس وَقْت کیا گزرے گی!

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۷۱۲)

عُلما کی غیبت کی 15 مثالیں

حالات بَہُت ناگُفتہ بہ ہیں، شیطان نے اکثر مسلمانوں کو عُلمائے حق سے کافی دُور کر دیا ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! منہ بھر کر اب عُلَماءِ کِرام کی **غیبتیں** کی جاتی ہیں۔ عُلَما کی **غیبت** کی چند مثالیں مُلاحَظہ ہوں: ۞ وَعْظ کے پیسے لیتا ہے ۞ بڑا بد زَبان ہے ۞ پیٹو ہے ۞ حلْوے مانڈے کھاتا ہے ۞ کھانا ڈٹ کر کھاتا ہے ۞ اُس دن اُلٹے ہاتھ سے پانی پی رہا تھا ۞ اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم سمجھتا ہے ۞ وَعْظ میں ناک سے بولتا ہے ۞ بَہُت لمبا بیان کرتا ہے ۞ بیان میں بس قصّے کہانیاں سناتا ہے ۞ آواز بھی ''خاص'' نہیں ۞ بھئی! ذرا بچ کر رہنا ''علاّمہ صاحِب'' ہیں ۞ لالچی ہے ۞ چھوڑو چھوڑو یار! وہ تو **مولوی** ہے ۞ (مَعَاذَ اللّٰہ عالِموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ۔

عالِم کی توہین کب کُفر ہے اور کب نہیں

عام آدمی اور عالمِ دین کی **غیبت** میں بڑا فرق ہے، عالم کی **غیبت** میں اکثر اُس کی توہین کا پہلو بھی ہوتا ہے جو کہ کافی تشویشناک ہے۔ **عالم کی توہین کی تین صورتیں** اور ان کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 129 پر فرماتے ہیں: ﴿1﴾ اگر عالِم (دین) کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ "عالِم" ہے جب تو **صَریح کافِر** ہے اور ﴿2﴾ اگر بوجہِ عِلْم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تَحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق فاجِر ہے اور ﴿3﴾ اگر بے سبب (یعنی بِلا وجہ) رَنج (بُغض) رکھتا ہے تو **مَرِیْضُ الْقَلْبِ وَ خَبِیْثُ الْبَاطِن** (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا) ہے اور اُس (یعنی عالم سے خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کُفْر کا اندیشہ ہے۔ "خُلاصہ" میں ہے: **مَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْر** یعنی جو بِلا کسی ظاہری وجہ کے عالمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفْر کا خوف ہے۔ (خُلاصَۃُ الفتاوٰی ج ٤ ص ٣٨٨)

عُلَما کی توہین کے بارے میں چند سُوال جواب پیش کئے جاتے ہیں:

عالِمِ بے عمل کی توہین

سُوال: کیا عالِمِ بے عمل کی توہین بھی کُفْر ہے؟

جواب: بسَبَبِ عِلْمِ دین عالِمِ بے عمل کی توہین کرنا بھی کُفْر ہے۔ **عالِم بے عمل** بھی عِلْمِ دین کی وجہ سے جاہل عبادت گزار سے بدَرَجہا افضل و بہتر ہے۔ میرے **آقا اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان**

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **فرماتے** ہیں: اور قراٰن شریف **انہیں** (یعنی عُلمائے حق کو) **مُطلَقاً وارِث** بتا رہا ہے، حتّٰی کہ ان (میں) کے بے عمل (عالم) کو بھی یعنی جبکہ عقائدِ حقّ پر مستقیم (یعنی صحیح العقیدہ سُنّی) اور ہِدایت کی طرف داعی (بلانے والا) ہو کہ **گمراہ** (عالم) **اور گمراہی کی طرف بلانے والا** (مولوی) **وارِثِ نبی نہیں نائبِ ابلیس ہے۔** **وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی** ۔ہاں، رب نے تمام **عُلماءِ شریعت** کو کہاں **وارِث** فرمایا ہے؟ یہاں تک کہ ان کے **بے عمل** کو بھی! ہاں، وہ ہم سے پُوچھئے، خدائے پاک فرماتا ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ؕ(۳۲) (پ ۲۲ ،فاطر: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارِث کیا اپنے چُنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظُلم کرتا ہے اور ان میں کوئی مِیانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو **اللہ** کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

مذکورۂ بالا آیتِ کریمہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفْحَہ 530 پر نَقْل کرنے کے بعد میرے **آقا اعلٰی حضرت،** اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: **دیکھو بے عمل** (عُلَماجو) **کہ گُناہوں سے اپنی جان پر ظُلم کررہے ہیں انہیں بھی کتاب کا وارِث بتایا اور نِرا** (یعنی فقط) **وارِث ہی نہیں بلکہ اپنے چُنے ہوئے بندوں میں گِنا۔ اَحادِیث میں آیا،** رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِس آیت کی **تفسیر** میں فرمایا: ہم میں کا جو سَبقت (برتری) لے گیا وہ تو سَبقت لے ہی گیا اور جو مُتَوسِّط (یعنی درمیانہ) حال کا ہو وہ بھی نَجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم (یعنی گنہگار) ہے اس کی بھی **مَغْفِرت** ہے۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۷ ص ۲۵) عالِمِ شریعت اگر اپنے عِلْم پر عامِل بھی ہو (جب تو وہ مِثْلِ) **چاند** ہے (جو) کہ آپ (خود بھی)

ٹھنڈا اور تمہیں (بھی) روشنی دے ورنہ (عالِم بے عمل مثلِ) شَمْع ہے کہ خود (تو) جلے مگر تمہیں نَفْع دے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اُس شخص کی مِثال جو لوگوں کو خَیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اُس فتیلے (یعنی چَراغ کی بتّی) کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص۷۴ حدیث ۱۱)

جاہل کو عالِم سے بہتر جاننا کیسا؟

سُوال: جاہل کو عالم سے بہتر سمجھنا کیسا؟

جواب: اگر عِلْمِ دین سے نفرت کے سبب جاہل کو عالم سے بہتر سمجھتا ہے تو یہ کُفْر ہے۔ **فُقَہائے کرام** رَحْمَۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: اس طرح کہنا: ''عِلْم سے جَہالت بہتر ہے یا عالِم سے جاہل اچّھا ہوتا ہے۔'' کُفْر ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْہُر ج۲ ص ۵۱۱) جبکہ عِلْمِ دین کی توہین مقصود ہو۔

طالبِ علمِ دین کو کُنویں کا مینڈک کہنا

سُوال: دینی طالبِ عِلْم یا عالِمِ دین کو بنَظرِ حقارت **کُنویں کا مینڈک** کہنا کیسا ہے؟

جواب: کُفْر ہے۔

مولوی لوگ کیا جانتے ہیں'' کہنا کیسا؟

سُوال: ایک شخص نے کسی بات پر حقارت کے ساتھ کہا: ''**مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!**'' اُس کا اس طرح کہنا کیسا؟

جواب: کُفر ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!'' کہنا کُفْر ہے (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۲۴۴) جبکہ عُلَما کی تحقیر مقصود ہو۔

دِین پر عمل کو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے کہنا کیسا؟

سُوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ ''**اللہ** پاک نے دین کو آسان اُتارا تھا مگر مولویوں نے مشکل بنادیا!''

جواب: یہ عُلَما کی توہین کی وجہ سے **کلِمۂ کُفْر** ہے۔ کیونکہ **فُقَہائے کرام** رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں: اَلْاِسْتِخْفَافُ بِا لْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ. یعنی اَشراف (ساداتِ کرام) اور عُلَما کی تحقیر (انہیں گھٹیا جاننا) **کُفْر** ہے۔ (مَجمَعُ الْاَنْہُر ج ۲ ص ۵۰۹)

مولویوں والا انداز

سُوال: سُنّی عالِم دین کی طرز پر قراٰن وسنّت کے مطابِق کئے جانے والے کسی مُبلّغ کے بیان کو حقارتاً ''مولویوں والا انداز'' کہنا کیسا؟

جواب: **کُفْر** ہے۔ کیوں کہ اِس میں عُلَمائے حق کی توہین ہے۔

عالِم سارے ظالِم کہنے کا حکمِ شرعی

سُوال: ''عالم سارے ظالم'' یہ مَقُولہ کیسا ہے؟

جواب: مُطْلَقاً عُلَماحقّہ کے بارے میں ایسا جُملہ کہنا کُفْر ہے۔

عالِمِ دین کو حقارت سے مُلّا کہنا

سُوال: جو عُلَمائے کرام کو تحقیر کی نیّت سے ''مُلّا مُلّا'' یا ''مُلّا لوگ'' کہے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بسَبَبِ عِلْمِ دین عُلَمائے کرام کی تحقیر (یعنی حقارت) کی نیّت سے کہا تو **کلِمۂ کُفْر** ہے۔ چُنانچہ مُلّا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فرماتے ہیں:** جس نے (توہین کی نیت سے) **عالِم** کو عُوَیلِم یا عَلَوی (یعنی مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اولاد) کو عُلَیْوِی کہا اُس نے **کُفْر** کیا۔ (مِنَحُ الرَّوض لِلقاری ص ۴۷۲) اُردو خواں ''عُوَیلِم'' یا ''عُلَیوِی'' نہیں بولتے۔ البتّہ بعض اوقات بے باکوں کی زبانوں سے **مولوا، مُلَّڑ** وغیرہ الفاظ سُننا (سگِ مدینہ عُفی عنہ کو) یاد پڑتا ہے۔ بہر حال عالِمِ دین کی بسَبَبِ عِلْمِ دین توہین کرنا یا عَلَوی صاحِبان یا ساداتِ کرام کی

شرافتِ حَسَب نَسَب کے سبب کسی قسم کا توہین آمیز لفظ بولنا کُفر ہے۔

مولوی بنوگے تو بھوکے مروگے کہنا

سُوال: ''دُنیوی تعلیم حاصل کروگے تو عیش کروگے، عِلمِ دین سیکھ کر مولوی بنوگے تو بھوکے مروگے'' یہ کہنا کیسا؟

جواب: اِس جملے میں عِلمِ دین کی توہین کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے کُفر ہے۔ قائل پر **توبہ وتجدیدِ ایمان** لازِم ہے اور اگر عِلم وعُلَما کی توہین ہی مقصود تھی تو **قطعی کُفر** ہے قائل **کافِر و مُرتَد** ہوگیا اور اُس کا **نکاح** بھی ٹوٹا اور پچھلے نیک اعمال بھی ضائع ہوئے۔

توہینِ عُلَما کے مُتعلّق 10 اَجزائے

﴿1﴾ جتنے **مولوی** ہیں سب بد مَعاش ہیں کہنا **کُفر** ہے جبکہ بَسَبَبِ عِلمِ دین، عُلَمائے کرام کی تحقیر کی نیّت سے کہا ہو۔ (ماخوذ از فتاوٰی امجدیہ ج ٤ ص ٤٥٤) ﴿2﴾ یہ کہنا: ''عالم لوگوں نے دیس خراب کردیا۔'' **کلِمۂ کُفر** ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ١٤ ص ٦٠٥) ﴿3﴾ یہ کہنا **کُفر** ہے کہ ''مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے'' ﴿4﴾ جو کہے: ''عِلمِ دین، کو کیا کروں گا! جیب میں روپے ہونے چاہئیں۔'' کہنے والے پر **حُکمِ کُفر** ہے ﴿5﴾ کسی نے **عالم** سے کہا: ''جا اور عِلمِ دین کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔'' یہ **کُفر** ہے۔ (عالمگیری ج ٢ ص ٢٧١) ﴿6﴾ جس نے کہا: ''عُلَما جو بتاتے ہیں اسے کون کرسکتا ہے!'' یہ قول **کُفر** ہے۔ کیونکہ اِس کلام سے لازِم آتا ہے کہ شَریعت میں ایسے اَحکام ہیں جو طاقت سے باہر ہیں یا عُلَما نے انبِیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر جھوٹ باندھا ہے **مَعاذَاللہ**! (مِنَحُ الرَّوض ص ٤٧١) ﴿7﴾ یہ کہنا: ''ثَرِید کا پیالہ عِلمِ دین سے بہتر ہے۔'' **کلِمۂ کُفر** ہے۔ (ایضاً ص ٤٧٢) ﴿8﴾ **عالِمِ** دین سے اس کے عِلمِ دین کی وجہ سے بُغض رکھنا **کُفر** ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ عالمِ دین ہے۔ ﴿9﴾ جو کہے: ''فساد کرنا **عالم** بننے سے بہتر ہے'' ایسے شخص پر **حُکمِ کُفر** ہے۔ (عالمگیری ج ٢ ص ٢٧١) ﴿10﴾ **یاد رہے!** صِرف **عُلَمائے اَہلسنّت** ہی کی تعظیم کی جائے گی۔ رہے بد مذہب عُلَما، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم **حرام**، اُن کا بیان سننا ان کی کُتُب کا مُطالعہ کرنا اور ان کی صُحبت اختیار کرنا **حرام** اور ایمان کیلئے زہرِ ہَلاہِل ہے۔